Reg. No. A 1009

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۰۰۹

THE KHULLAT BAREILLY U.P.

غیر موقت الشیوع رسالہ

خُلت

مدیر ابو الجمیل خلیل صدیقی

جلد ا	بابت ماہ نومبر ۱۹۲۱ع	نمبر ۱۱

اغراض و مقاصد خلت مشن بریلی

(۱) مسلمانوں کو حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی اور قادری، چشتی، شاذلی، رفاعی وغیرہم ہونیکے بعد گاندھوی۔ بقری ہیام وغیرہ بنجانے سے متنبہ کرنا کہ حشر میں گاندھوی۔ سامری۔ بقری کہکر نہ پکارے جائیں۔ یوم ندعو کل اناس بامامہم۔

(۲) خلافت حمایت حرمین شریفین کی حفاظت مسلمانان عالم سے ہمدردی ضرور کیجائے لیکن احاطۂ اسلام اور شریعت کے اندر رہکر۔

(۳) عدم تعاون عمل کیا جائے لیکن عوام کو تکلیف مالایطاق اور گاندھوی اندھی و مجنونانہ پالیسی کی پیروی پر مجبور نہ کیا جائے۔

(۴) شعار اسلام ترک اور شعار کفر اختیار کرکے کسی غیر مسلم قوم کی ساتھ اتحاد و وداد کرکے

غلامی و انقیاد کا طوق پہننے سے احتراز و اجتناب کیا جائے۔

(۵) افراط و تفریط سے بچکر وسط و عدل و قسط کی صراط مستقیم چلکر سیدنا مہدی امام آخر الزمان علی جدہ و علیہ الصلوٰۃ و السلام کے اعوان و انصار بننے کی استعداد و قابلیت پیدا کیجائے یعنی مسلمانوں مین ماڈریٹ پارٹی اور فرقہ اعتدال پسند قائم کیے جائین واللہ یحب المقسطین و منہم مقتصد۔

(۶) مقاصد و اغراض بالا کی اشاعت کیخاطر رسالہ خلت اور "مطبع خلت" جاری کیا گیا ہے اور جسقدر قوم توجہ فرماتی جائے مدرسہ خیریہ (درسگاہ اقتصادیات) حلقہ شجاعت حیدریہ (مشق گاہ ریاضت وکسرت بغرض حفاظت و قوت جسمانی) جمعیت اشاعت الصدق جیش النجات (مسلم سالویشن آرمی۔ اسلامی ملکی فوج) اور تکیہ قادریہ (خانقاہ صوفیہ) بیت الصدیق۔ خلت ایجنسی۔ بالتدریج قائم کیجائین۔ انشاء اللہ تعالی۔

(خادم الحجاج فقیر محمد خلیل الدین احمد صدیقی عفاعنہ۔ مسلم مشنری روہیلی ٹولہ بریلی)

خلت ایجنسی شہر بریلی

خلت ایجنسی کی معرفت بریلی کی ساختہ نیز کرسی وغیرہ لکڑی کا تمام سامان۔ بریلی کا سرمہ۔ کرمچ کے جوتے ربڑ کی تلی کے۔ بھارت بسکٹ خضاب آب حیات و دیگر ادویہ مرکبہ مجربہ بہی و مقوی طلب فرماکر امتحان فرمائیے۔ پتھر کا کوئلہ بھی فراہم کرنیکا انتظام ہو رہا ہے

شرح قیمت رسالہ ہذا و اجرت اشتہارات

سالانہ پیشگی خریداران عام سے عہ معاونین کرام سے ۶ مربیان عظام سے حسب ہمت اجرت اشتہارات ایکمرتبہ کیلیے فی سطر ہہ زیادہ دنون کیلیے بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیے۔ تمغہ و خطاب و اعزاز یافتہ حضرات معاونین و والیان ملک مربی تسلیم کرلیے گئے ہین

بسم اللہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ لانبی بعدہٗ

قال اللہ تعالیٰ عز وجل - تعالوا الی کلمۃ سوآء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ [illegible]

خلت

بابت نومبر سنہ ۱۹۲۱ء

[illegible]

فقیر بدیر ماہ فروری سنہ ۱۹۲۱ء سے متواتر سخت علیل رہا۔ انجمن نظم و نسق ضلع ہوشیارپور پنجاب نے تعاون عمل کے متعلق لکچر دینے کے واسطے طلب کیا۔ فقیر ۱۷۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء کو ہوشیارپور روانہ ہوا۔ ۲۰۔ اکتوبر کو مینونسپل ہال ہوشیارپور میں بین العصر و المغرب لکچر دیا۔ ۲۲۔ اکتوبر کو لاہور گیا۔ ۲۳۔ اکتوبر کو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں حاضر ہوا۔ ۲۴۔ اکتوبر کو حضرت حاجی حافظ سید پیر جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی محدث علی پوری مدظلہ کی خدمت میں جو مسجد ہٹولیاں بھاٹی دروازہ لاہور میں تشریف فرما تھے حاضر ہوا۔ صدہا مرید میں حاضر خدمت تھے۔ فقیر نے رسالہ "خلت" ماہ اگست اور ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء پیش کر کے اپنا تعارف کرایا۔ نہایت تعجب اور افسوس کے ساتھ فرمانے لگے کہ علماء خلافت کمیٹی کے اب یہ فتوے صادر ہو رہے ہیں کہ جو مسلمان ایک گز بدیشی کپڑا فروخت کریگا وہ ایسا گنہگار ہوگا گویا اوس نے حرمین شریفین کی ایک گز زمین کسی کافر کے ہاتھ فروخت کی۔ اور بدیشی کپڑا پہن کر نماز نہ ہوگی۔ اور جو شخص بدیشی کپڑا پہنکر نماز پڑھیگا وہ کافر ہو جائیگا۔ افسوس کہ ان لوگوں نے اپنی شرع جداگانہ بنالی ہے جس سے اسلام کا کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ مولوی حامد رضا خان صاحب بریلوی کی طرف سے

ایک جعلی خط جو "سیاست" و "زمیندار" وغیرہ مین شائع ہوا۔ اوسکی نسبت دریافت فرمایا فقیر نے لاعلمی ظاہر کی۔ دوسرے روز مولوی احمد رضا خان صاحب کا تردیدی اشتہار بلا وہ پیسہ اخبار مین شائع کرا دیا۔ آخر چہار شنبہ ماہ صفر کو حضرت شاہ میر علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضر ہوا۔ اخبار "گلزار ہند لاہور" نے فقیر کے متعلق ایک مختصر نوٹ شائع کیا۔ ۲۷۔ اکتوبر کو صاحب کمشنر بہادر لاہور سے ملاقات ہوئی۔ ۲۸۔ اکتوبر کو سردار محمد عبد القادر آفندی افغان پرنس سے ملا۔ سردار صاحب کی چھوٹی بیگم صاحبہ جو سردار یونس خان کی بڑی صاحبزادی ہین فقیر کی شاگرد ہین۔ اونکو فقیر نے کلام مجید فارسی انگریزی اور حساب ۱۹۰۴ء مین بمقام نینی تال و میرٹھ پڑھایا ہے۔ ۳۔ نومبر کو ہز ایکسیلنسی صاحب گورنر بہادر پنجاب نے ملاقات فرمائی۔ ۴۔ نومبر کو وطن واپس آیا۔ اٹھارہ روز پنجاب مین رہا طبیعت اچھی رہی۔ وطن آتے ہی پھر سوء ہضمی کی شکایت ہوگئی۔ "اخبار زمیندار" و "پرتاب" وغیرہ نے فقیر پر یہ افترا و بہتان کیا ہے کہ ہوشیارپور مین فقیر نے لیڈرون اور رہنمایان قوم کو برا بھلا کہا اور گالیان دین۔ اصلیت یہ ہے کہ فقیر مسلمانون کو "عبد الگاندی" اور "غلامان ہنود" بنجانے سے منع کرتا ہے۔ ۲۰۔ اکتوبر کے ہفتہ وار پیسہ اخبار مین یہ مضمون دیکھا کہ "لیڈر الہ آباد" گورنمنٹ کو یہ رائے دیتا ہے کہ علمائے خلافت کیٹی کے متفقہ فتوے کو جو ضبط ہوگئے ہین خود شائع کرے اور مسلمان ملازمین فوج و سول کو کہدے کہ جس کا دل چاہے ملازمت کرے اور جس کا دل چاہے نوکری چھوڑ دے۔ فقیر کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ تصویر کا ایک رخ دیکھکر مسلمان ملازمین نوکریان چھوڑ کر گداگری چوری ڈکیتی نہ کرتے پھرین۔ لہذا اونکو فرقہ گاندھویہ (مرتدین عن الاسلام) کے اکابر شیاطین و ائمۃ الکفر کے تلبیسات و تدلیسات سے بھی آگاہ کر دیا جائے کہ اونھون نے آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی کس طرح تفسیر بالرائے کی ہے

ر مسلمانوں کو کیا کیا دھوکے دیکر عبدالگاندھی اور غلامان ہنود بنانیکی تدبیر کی ہے - اور فتوے
در کی تردید مین علمائے اہل سنت و جماعت کی تحقیقات و احکامات بھی شائع کر دیئے جائین
ب مسلمان تصویر کے دونون رخ دیکھکر جس طرح انکا دل چاہے - عمل کرین - تردیدی فتوے
ک رسالہ کی شکل مین شائع کی جائین جس کی قیمت ایک روپیہ ہوگی - اگر ماہ نومبر ۱۹۲۱ء کی آخر
ک بیس ہزار رسالہ کے درخواست ہائے خریداری آگئین تو یہ رسالہ انشاءاللہ تعالے
دسمبر ۱۹۲۱ء مین شائع کر دیا جائیگا - اور اس رسالہ کا نام المقسط یا المقصد رکھا جائیگا -
میان تعاون عمل ضرور توجہ فرمائین - اگر تردیدی فتوے کی تصدیق کی ضرورت محسوس ہوئی
ر ہندوستان مین تصدیق نہو سکی تو مکہ معظمہ اور بغداد شریف جاکر وہان کے علمائے کرام سے
صدیق کرائی جائیگی انشاءاللہ تعالے -

فقیر مدیر

اتحاد

گزشتہ سے پیوستہ

ر بادشاہ کی ضرورت اور اس کے نائب رسول ہونے کا کہین ذکر نہ تھا - اب قرآن شریف
سے یہ سب مسائل حل ہوگئے -

(۱) امام مہدی وہی بزرگ ہونگے جن کی ذات مین مثل پیغمبر صاحب کے تینون صفات
مع ہو جاوینگے وہی مسلمانونکے امام و خلیفہ ہونگے اور اہل ہنود مین اوتار کے نام سے مشہور ہین
(۲) امام مہدی کے ظہور پر بھی ملک مین رعایا کو اپنے بادشاہ کے مقابلہ مین جہاد
و قتال کا حکم نہین دیا جاسکتا - (۳) ہر بادشاہ کو اپنی رعایا پر شرف و بزرگی حاصل ہے -
اور سب عالم و درویش اپنے اپنے بادشاہ کے ماتحت و محکوم ہین - مزید تفصیل کی
ئے رسالہ اصول دین مسمی بہ تجلی فیوض مصنفہ مولوی شیخ محمد صدیق
صاحب لکھنوی ملاحظہ ہو - رسالہ مذکور اور دیگر رسائل مصنفہ مولوی صاحب موصوف
مین علاوہ ان مسائل کے تمام مذہبی مسائل کا بھی اخلال و انکشاف درج ہے - اور یہ سب

رسائل شہر و بیرونجات کے عالمون اور درویشون کو برابر روانہ کیے جاتے ہین - عالم و خاص سب کو سمجھانا چاہیے - جو مذہب یا فرقہ قرآن شریف پر ایمان نہ رکھتا ہو یا معاذ اللہ اوسے ناقص و غیر آسمانی کتاب سمجھتا ہو اور شہادت امام حسین کا منکر ہو وہ بھی نہ تاریخی واقعات اور نہ بدیہی ثبوت سے انکار کر سکتا اور نہ ہر عالم شریعت یا درویش کو پورا ایک جز کا بھی نائب رسول کہہ سکتا اور نہ بادشاہِ وقت یا نائب سلطنت کا رتبہ مخفی رکھ سکتا ہے -

المشتہر

شیخ طالب علی - محلہ بھدیوان - بازار کھالہ شہر لکھنؤ - فروری ۱۹۲۱ء

باہتمام نور احمد مالک مطبع محمد شیخ بہادر لکھنؤ محلہ نواب گنج

مسلمانو اپنی آنکھین کھولو

قرآن کریم مین ہے بیشک مال بیجا اڑانے والے شیطانون کے بھائی ہین اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکر

خلافت کمیٹی کی دیانتداری و کفایت شعاری

دبدبہ سکندری اشاعت ۲۰ جون ۲۱ء مین رقمطراز ہے کہ (خلافت کمیٹی کے بڑے فدائی ڈاکٹر کچلو سیف الدین) نے اپنی رپورٹ مین شائع کیا ہے "کہ مہمانون کی دعوتون اور قائم مقامان خلافت کی آمد و رفت مین نہایت **فضول خرچی** کیگئی ہے میری رائے مین اس قسم کی **شکایات** - بالکل جائز اور واقعات پر مبنی ہین مثلاً مولنا آزاد کے تین روز کے قیام مین صرف خوراک وغیرہ کا خرچ علاوہ جلوس اور موٹر کار وغیرہ کے **ایکسو بیس** روپیہ ہے - مولنا محمد علی کا ایک دن کا خرچ **ایکسو تین روپیہ** ہے جسمین گاندھی جی کے خرچ کے **نو روپیہ نو آنے** شامل نہین یہی کیفیت **مولنا شوکت علی** کی آمد پر

بھی ہوئی اخراجات سفر کلکتہ کے سوا کسی رقم کی منظوری پہلے یا بعد نہ لیگئی۔ سیکرٹری صاحب عموماً بمبئی کلکتہ وغیرہ کا سفر سیکنڈ کلاس مین کر رہے ہین اور ایک دفعہ امرتسر سے دہلی تک فرسٹ کلاس مین۔ جہان گئے خلافت کمیٹی کا روپیہ خوراک گاڑی وغیرہ مین خرچ کیا۔ حالانکہ بالعموم مقامی جماعتین اس قسم کے اخراجات ادا کرتی ہین ان مصارف کو دیکھکر کوئی منصف طبیعت ایسی نہ ہوگی جو افسوس نہ کرے غریب مسلمانون نے اپنے قوت مین سے چندہ دیا اور وہ کس الوالعزمی (بیدردی) سے صرف کیا جاتا ہے۔ نہایت افسوس کا مقام ہے۔ اور ایمانداری اور حب الوطنی کے سراسر خلاف ہے۔ ایسے خوش خوراک حضرات سے کیا امید فلاح ہوسکتی ہے۔ یہ کچلو صاحب کی کچی پکی رپورٹ ہے اور وہ بھی مشتےالیعنی بطور مثال ہے۔ کل واقعات یہی ہون۔ ناظرین کو تعجب ہوگا کہ ابوالکلام آزاد صاحب ۱۲۰ کی ایکسپریس اور محمد علی اور اسی طرح شوکت علی نے ایک ہی دن مین سات کم سو روپے سے زیادہ کا ہے مین کھائے اڑائے کیا جیل کی دودھ کا گھی نکالکر اس مین ہاتھی کے انڈے بھون کر تناول فرمائے جنکی نایابی کے سبب یہ قیمتیں ہین بلکہ گاندھی جی کے ایکسن مین سات آنے کم دس روپیہ پر بھی تعجب کرین گے کہ سنا گیا وہ تو صرف گھاس پات پر قناعت کرتے ہین۔ کیا سراگاؤ کے چرنے کی گھاس کھائی جو اتنے دامون کو آئی مگر انکا تعجب جاتا رہتا اگر وہ سنتے جو سنا گیا کہ سفر لندن مین محمد علی شوکت علی صاحبان نے پندرہ ہزار روپے ماہوار اپنے قیام وخوراک کا ہوٹل کو دیا اگر یہ امور یہین ہین۔ اور خود ناظر اپنی رپورٹ کو کہہ رہے ہین۔ کہ شکایات بالکل جائز اور واقعات پر مبنی ہین تو کیا یہ وہی مثال نہ ہوگی کہ افیونی میاں کا دودھ منگاتا نوکر کو چھدام کھاتا دوسرا نوکر انگڑائی کو رکھا۔ اب نصیبے ہی کا ملتا تیسرا اور نوکر رکھا اب چھدام کا دودھ فی پائی ہوتا چوتھا نوکر بڑھایا پیسہ چارون نے بانٹ لیا اور ذرا سی ملائی اس کے مونچھون کو لگادی اور جب ہوش ہوا کہا دودھ آیا۔ کہا حضور نے پی بھی لیا ملائی ابتک لگی ہوئی ہے۔ دیکھا تو ملائی ملی خوش ہوا کہ

کہ بہت اچھا وعدہ کیا جو ایسے شر کا ہون خلاف فنڈ کا روپیہ خورد برد کر کے خلافت کی مونچھوں کو ملائی نہ لگائیں گے۔ ہمین بحالت مذکورہ رپورٹ کے دو لفظوں سے اختلاف ہے۔ ایک خوش خوراک یعنی ہوٹل کے پانسو روپیہ روز سے تو خشک خوراک کہنے دوم فضول خرچی کیا خوب فضول اور دوسرے لفظ کا اجتماع کیسا۔ اگر یہ سارا جوش و خروش اسی ناؤ نوش کے لئے ہوا ہو تو عین مقصود کا حصول کیونکر فضول۔ بہرحال مسلمان اب بھی اپنی آنکھیں نہ کھولیں تو قبر میں کھلیں گی۔ آئندہ اختیار بدست مختار۔

راقم ایک مسلمان غریب مسلمانوں کا خیر خواہ م ع

جوہر پریس امروہہ (از مخلص)

حضرات ۔ علمائے اہل سنت مسٹر گاندھی کی مدح وثنا ایک اور مسلمان کی زبان قلم سے ملاحظہ فرمائیں۔

(ایڈیٹر)

ترانہ شوق

یعنی

مولوی محمد حسن صاحب بچھرایونی کا تازہ کلام

جسکو

مرزا اسحاق بیگ نے اپنے پبلک پریس مرادآباد میں چھپوایا اور شائع کیا

قصیدہ در مدح (مہاتما) گاندھی

اے رہنمائے ملکی اے پاکباز گاندھی
ہے دلفریب و دلکش تیری وضع سادی

چہرہ سے تیری پیدا ہے جلوۂ صداقت
یہ شیخ و برہمن ہیں سب تیرے اعتقادی

اہل وطن میں تیرا کوئی نہیں مخالف
تو سب کا معتقد ہے تو سب کا اعتمادی

اے مونس غریباں! اے ہمدم ضعیفاں
تیری برہنہ پائی ہے مشق اتحادی

صحرا نوردیوں سے تلوے فگار کر کے
اشیار کی حقیقت تو نے ہمیں دکھا دی

آرام و عیش چھوڑا دنیا سے منہ کو موڑا
اہل وطن کی خاطر دولت بھی سب لٹا دی

ربط ہندو مسلم پیدا ہے اک کرشمہ
تمہید کامیابی تو نے ہمیں بتا دی ؟؟؟

دانے سبحہ کے لاکر زنار میں پروئے ؟
گنگا سے نہر لاکر زمزم تلک ملا دی

یہ اتفاق باہم قایم رہے خدایا ؟؟؟
کیا شے ہے نا امیدی کیا چیز نامرادی

شیریں زبانیوں سے جادو بیانیوں نے
یہ آتش تعصب آہستہ سب بجھا دی

شور جرس سنا کے منزل کی رہ بتا کے
یہ قوم ہند تو نے سوتی ہوئی جگا دی

ہندا ہر ایک عنصر ملکی فلاح جو ہے ؟
معروف کار ہر دم چہ آب خاک و بادی

تدبیر تیری کوئی بے مصلحت نہیں ہے
ہر بات مستقل ہے ہر فعل ہے ارادی

ہے وقت کو آپریشن بیشک عمل کے قابل
جو اس سے منحرف ہے بے صورت جمادی

دار العمل ہے دنیا ہے اکتساب لازم ؟
اعضائے جسم گاندھی کرتے ہیں یہ منادی

انصاف چاہتے ہیں ہم داد خواہ بن کر
غدار ہم نہیں ہیں باغی نہ ہم فسادی

اے شوق وصف گاندھی لکھنے سے ہوں میں عاجز
جسنے وطن کی خاطر سب زندگی گنوا دی

فریاد مسلم

از جناب تاج لاہوری

عرش پر جاتی ہیں آہیں رحم لانے کے لئے
آسماں پھٹ جائیں دیدیں راہ جانے کیلئے

اے فلک ہٹ جا! آہ کو دے راہ جانے کیلئے
رحمتوں کو جنبش غیرت میں لانے کیلئے

یا الٰہی اضطراب نالۂ قلب حزیں
آگیا عرش بریں کو اب ہلانے کیلئے

وجہ غیرت ہے ترے محبوب کی امت کا حال
جا نہین ملتی ہے کوئی سر چھپانے کیلئے

ٹھوکرین کھاکر مسیحا کی بھی محو خواب ہے
اب قیامت بھیجدے ان کو اٹھانے کیلئے

ہین کمر بستہ عدو مکر و فریب و جعل سے
صفحۂ ہستی سے دین حق مٹانے کے لئے

ہر طرف سے ہو رہا ہے اب مظالم کا ہجوم
وقف اعدا ہو گیا مسلم ستانے کیلئے

اپنے بیگانے کا مسلم مین نہین اب امتیاز
مانگتا ہے دشمنون سے زہر کھانے کیلئے

مشرکون مین ڈھونڈھتا ہے عزت اسلام آہ
پوجتا بت ہے یہ مشرک کو سنانے کیلئے

کر دیا یورپ نے ایوان خلافت منہدم
دیر سے تھا در پے وحشت گرانے کیلئے

لیکن اس سے بڑھکے اب کرنے لگے کفار ہند
مذہب اسلام پر یہ ظلم ڈہانے کے لئے

ہو گیا ہے اتحاد اب کفر اور اسلام کا
زور ہے اب مشرکون کی جے بلانے کیلئے

بن گئے کچھ اور ہی اب تو غلامانِ ہنود
کہدیا ہے اک نیا مذہب بنانے کیلئے

مٹتے جاتے ہین شعار مذہب اسلام اب
خود ہین کوشان شرک کی طاقت بڑھانے کیلئے

احترام مذہب مشرک کرو یہ حکم ہے
مذہب اسلام کا جذبہ ہٹانے کے لئے

بنگئے ہیدین اب لیڈر ہمین دین پاک کے
ہان رسول اللہ کی عظمت مٹانے کیلئے

کرتے ہین سچے مسلمانون کو یہ مجبور اب
رسمین کفر و شرک کی ظالم منانے کیلئے

کر دیا گمراہ حق لاکھون مسلمانون کو ہائے
بنگئے لیڈر ہین خود دولت کمانے کیلئے

مانگتے رہتے ہین چندے ہائے مفلس قوم سے
بندگان نفس گلچھرے اڑانے کے لیے

بن گئے خود ہی امام و شیخ جو بے پیر ہین
بیعتین لینے لگے کافر بنانے کے لئے ؟

کہتے ہین سوراج کی خاطر فدا ہو جاؤ تم ؟
ہے یہ کوشش مذہب ملت مٹانے کے لئے

خانقاہ اولیا پر جانا کفر و شرک ہے
بتکدون مین جاتے ہین منت چڑھانے کیلئے

شوق سے اب تو پہنتے ہین لباس مشرکین
امتیازِ قومیت بالکل مٹانے کیلئے

کہتے ہین سچے مسلمانون کو یہ کافر شریر
بندگان شرک ان کا دل دکھانے کیلئے

جو رسول اللہ کی الفت کو کہتے شرک ہیں / وہ بنے رہبر ہمیں رستہ دکھانے کیلئے
کرتے ہیں قرآن کی تفسیریں حدیث نفس سے / اُلٹے رستے پر مسلمانوں کو چلانے کیلئے
کہتے ہیں رامائن و گیتا کا کیجئے پاٹھ اب / اپنی روحانی صفائی کو بڑھانے کے لیے
لمبے لمبے سیکڑوں میلوں کے کرتے ہیں سفر / جلسۂ کفار کی رونق بڑھانے کیلئے
کہتے ہیں منکر خلافت کا عدوے شرک کو / یہ فدائے شرک اس کا دل دکھانے کیلئے
چوستے ہیں خون قوم بیکس و مظلوم کا / ہاں تنِ لاغر کو یہ فربہ بنانے کے لیے
کہتے ہیں یہ ایک مشرک کو مذکر اور نبی / بیخودی ہے انگشت گاندھی کھانے کیلئے

یا الٰہی تو بچا اُنکے فریب و مکر سے
پی رہے ہیں زہر غم کے گھونٹ مسلم صبر سے

پیغام عمل

اے ہم آغوشِ فنا مسلم ذرا بیدار ہو / کیوں جبین فرسا درِ ذلت یہ بے حیا نہ ہو
تیری ہستی پر ستم کے ہو رہے ہیں وار جب / حربیتِ غیرت میں نہ کیوں تلوار ہو
تیر بن جائیں ترے نالے دلِ اغیار پر / آگ پانی میں لگے وہ آہ شعلہ بار ہو
میں کبھی اظہار حق سے باز رہ سکتا نہیں / توپ ہو بندق ہو سنگین ہو یا دار ہو
سینۂ پرداغ میں کب تک دکھاؤنگا تمہیں / رنگِ بے جرأت سے عدو بھی کیوں نہ للہ ادھو
اس قدر طاری ہے تجھ پر کیوں جمودِ خامشی / محفل موہوم تیری عرصہ بیکار ہو؟؟؟
ٹھوکریں کھا کر مسیحا کی مسیحائی دکھا؟ / جان گل بیمارِ مدت کا نہ یہ آزار ہو

غیر کہتے ہیں مٹا دیں گے تمہیں دنیا سے ہم
شوق سے ہو جاؤ پابند آئینِ ستم
محشرستان جنوں میں درد کی فریاد ہو / لاکھوں بیداد ایسے ہوں صحرا تیرا آباد ہو

حیرت افزا جراٴت پرواز تیری دیکھکر
خود ہی پابند مصائب تا کہان صیاد ہو

تو تو بسمل ہے مگر ایسا سر مقتل تڑپ
افتاں و خیزاں تیرے قدمون پر سر جلاد ہو

کیا محمد کا چمن سارا قلم ہو جائیگا
اب نشیمن بھی نہ اے بے خانمان برباد ہو

تو سوا اللہ کے ہرگز نہ ڈر اے جان بکف
سر پہ ہو فرعون یا چنگیز کی بیداد ہو

تو نہ ہو پنبہ بگوش آنکھین نہ ہائے بند کر
سامنے تیرے منظر اگر روداد ہو

تو اکیلا ہی ہزارون پر ہے بھاری بیخبر
تجھکو گر اپنے سلف کی داستان کچھ یاد ہو

پیکر مردہ مین پیدا پھر ہون آثار حیات
زندہ قومون سے ذرا تو سیکھ اسرار حیات

تجھکو کیا مرنا نہین مرنے سے ڈرتا کیون ہے تو
منہ پہ سچی بات کہنے سے مکرتا کیون ہے تو

یوسفستان اخوت کی بھی آ کر سیر کر
چاہ مین غیرون کی آب اشک بھرتا کیون ہے تو

تیری خاطر تو نشست اوج بام قدس ہے
کود کر قعر مذلت مین اترتا کیون ہے تو

کیا خدا سے بڑھکے بندہ کی حکومت کا ہے خوف
لعنتین جسپر پڑین وہ کام کرتا کیون ہے تو

آ ادھر آ مین دکھاؤن راہ جنت ہے قریب
ٹھوکرین کھا کر سر دوزخ گزرتا کیون ہے تو

اسلحہ تہذیب ملت کی تو کر زیب بدن
زیور تہذیب مغرب سے سنورتا کیون ہے تو

تا ابد زندہ رہے جس سے تو ایسی موت مر
افغلونیزہ کی گمنامی مین مرتا کیون ہے تو

خوف و دہشت چھوڑ دے ہمت جوان کر مرد بن
مردنی چھائی ہے کیون خود ہی علاج درد بن

او برائے نام مسلم! ڈر خدا سے شرم کر
ہم نبرد اپنے ہی بھائی سے ہو تو اے بدگہر

کل رسول اللہ کو کیسے دکھائیگا تو منھ
تو پئے قتل مسلمان باندھتا ہے خود کمر

ملت بیضا کے ملنے کی دعائین کرتا ہے
تو مسلمان ہو ستمگر غرق ہو جا ڈوب مر

دشمنون کی تو مدد کرتا ہو جان و مال سے
اپنے ہاتھون سے خدا کا خود گراتا ہے تو گھر

وضۂ نبوی کو گیا تو منہدم کروائیگا — سبز گنبد کے مٹائیگا تو کیا دیوار و در
ر کرتے ہین ترے ہی زور بازو پر عدو — تو نے لوٹے ہین مقامات مقدس بے خطر
و سگ دنیا نہ آیا کچھ خیال دین تجھے — دست ظالم مین تھی گولی اور مسلمان کا جگر

تو تو اب زندہ گیا بنام رسول اللہ سے
لعنتین تجھ پر پڑین اللہ کی درگاہ سے

و ذلیل و خوار ہے تعلیم قرآن چھوڑ کر — پڑ گیا دنیا کے پیچھے دین و ایمان چھوڑ کر
ائے حسرت تجھکو دنیا بھی نہین حاصل ہوئی — تو مصیبت مین پھنسا [illegible] سایا چھوڑ کر
تجھ سے وحشی سے ہوا ہر ایک بدامن گشتان — تو بھٹکتا پھرتا ہے مذہب کا دامان چھوڑ کر
بی ذلت کا تجھے احساس تک ہوتا نہین — ٹھوکرین کھاتا ہے تو تخت سلیمان چھوڑ کر
رے بچپن تری نادانی کی کوئی حد بھی ہے — کھیلنے کرکٹ لگا تو تیغ بران چھوڑ کر
تری اس مردانگی پر طعنہ زن ہو کیون نہ زن — کنج عزلت مین چھپا بیٹھا ہے میدان چھوڑ کر
رحمت حق سے نہ ہو مایوس اور کافر نہ بن — مومن جانباز بن جا یاس و حرمان چھوڑ کر

غیرت اسلام کہتی ہے کہ ڈرنا چھوڑ دے
دیکھ او نامرد قبل از مرگ مرنا چھوڑ دے

استقامت اور استقلال تجھ مین کیون نہین — ایک ہی جھڑکی مین ہو جاتا ہے کیون گوشہ نشین
امتحان ہے آج تیرے صبر کا ایثار کا — کربلا سے کم نہین ہے یہ ترے مقتل کی زمین
تیرے قول و فعل مین ہوتا ہے بعد المشرقین — گو زبان و قلب مین کچھ فاصلہ اتنا نہین
از دل کیونکر کہون تجھ پر نہین اب اعتبار — تو بظاہر دوست ہے دل سے ہے مار آستین
وہ حمیت قوم کی وہ جذبۂ ملت نرالا — کن اداؤن سے ہو گئے [illegible]
دین و دنیا کی مرادین مانگ تو اللہ سے — اور سنا ہو گے [illegible]
اس مین توہین خلافت ہے مجھے آتا ہے رنج — تو [illegible] جا کر کیون رگڑتا ہے جبین

وہ شہنشاہ حقیقی جس کا سب پر راج ہے
دینے والا وہ مسلمانوں کو تخت و تاج ہے

ہاں نکل فی امانگہِ اسلام پر قربان ہو دل میں شوق شہادت ہاتھ میں قرآن ہو
تو فدائی بن کفارہ بن گناہ زشت کا جلد باداشِ عمل میں تابعِ فرمان ہو

جذبہ جانبازی صادق سے نادم ہو اجل غازیِ ملت ہتھیلی پر تری اب جان ہو
دیکھ خطرے میں ہے اب اسلام ناز کو وقت ہے ملتِ بیضا کی جلوہ گر وہی پھر شان ہو
زندہ رہ سکتا نہیں دنیا میں ہرگز تو کبھی گر ترے اسلام کا بے وارث یا سلطان ہو

ہر نفس میں تیرے پیدا ہو صدا سے احتجاج ہر نہ تو اغیار کا منت کش احسان ہو
آنے والی ہے مدد اللہ کی اے بے خبر فتح تیری ہے اگر ترے دل میں اگر ایمان ہو

تاج نے پہنچا دیا ہے تجھ کو پیغام عمل
زندگی کی گر تمنا ہے تو خود حالت بدل

رسید مع شکریہ

رقم	اسما
[illegible]	صاحب ڈویزنل ایکونٹنگ آفسر جالندھر
[illegible]	صاحب آفسر کمانڈنگ جاٹ جھانسی
[illegible]	صاحب ایجوٹنٹ پٹھان نوشہرا
[illegible]	صاحب چیف آرڈیننس آفسر کوئٹہ
[illegible]	صاحب ایجنٹ لونگو بٹالین برہما
[illegible]	صاحب آفسر کمانڈنگ بڑی آر آف اے نوشہرا
[illegible]	صاحب آفسر کمانڈنگ ڈپو پائنیر میرٹھ

...احب آفسر کمانڈنگ بلوچستان انفنٹری کراچی	لے
...احب آفسر کمانڈنگ ڈیپو نیپر نٹنا انگلش پونا	۸ر
...حب کمانڈنگ رائل مرہٹہ بیلگاؤن	لے
...احب اڈجوٹنٹ رسلز انفنٹری نصیر آباد	للعہ
...احب ایجوٹنٹ رنگون بٹالین برما	اللعہ
...احب آفسر کمانڈنگ کیولری آف آف لورالائی	ے
...احب چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بانڈا	للعہ
...احب آفسر کمانڈنگ ہڈسن ہارس انبالہ	ے
...احب آفسر کمانڈنگ پنجابی جالندھر	۸ر
...احب ایجوٹنٹ کوکس آنفلس آف آف کیمبل پور	عہ
...احب آفسر کمانڈنگ ڈپو انفنٹری بیلگاؤں	لے
...احب آفسر کمانڈنگ پنجابی چک لالا	ے
...حب ایڈیٹر آف ایکونٹس آر کے آر بریلی	ے
...حب کمانڈنگ ایس سی پی جہلم	ے
...حب کمانڈنگ آفسر بلوچی کے جی او حیدرآباد سندھ	۱۲ر
...حب کمانڈنگ گوالی سبرٹھ	لے
...احب سکریٹری امن سبھا کانپور	للعہ
...احب ڈپٹی انسپکٹر جنرل ملٹری پولیس برما	اللعہ
...حب ایجوٹنٹ پنجابی علی پور	۸ر
...حب ایجوٹنٹ پنجابی لاہور	عہ
...حب کمانڈنگ آفسر کولری ڈیرہ اسمعیل خان	للعہ

صاحب ایجوٹنٹ لانسرز فیروزپور	۸/
صاحب کوارٹر ماسٹر پٹھان نوشیرا	۸/
صاحب کوارٹر ماسٹر پنجابی ملتان	سے
صاحب کمانڈنگ لانسرز آف آف بریلی	۱۸/
صاحب سکریٹری امن سبھا شاہجہان پور	عہ
صاحب آفسر کمانڈنگ ہزارا پابونیر کوئٹہ	ملے
مسٹرز کی بریلی	۱۲/
صاحب سکریٹری میونسپل بورڈ دھام پور	ملے
صاحب سکریٹری دسٹرکٹ بورڈ لاہور	سہ
صاحب ایکزیکٹو آفسر میونسپل بورڈ چندوسی	ملے
صاحب آفسر کمانڈنگ پنجابی مئو	سے
صاحب پریزیڈنٹ لیگ آف آرڈر ضلع ہوشیارپور	ملے
صاحب آفسر کمانڈنگ ڈپو لائٹ انفنٹری بیلگاؤں	ملے
صاحب سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ گونڈا	ملے
صاحب ڈویژنل الکرٹنگ آفسر بنگلور	ملے
صاحب آفسر کمانڈنگ راجپوتانہ انفنٹری احمد نگر	ملے
صاحب کمانڈنگ انڈین رنگ سگنل سروس ڈپو جبلپور	ملے
صاحب آفسر کمانڈنگ ڈپو انفنٹری احمد آباد (باقی آئندہ)	سے

مطبع [illegible] الشیخ المقسطین رئیس المقتصدین حاجی حرمین شریفین ابو محمد خلیل الدین احمد صاحب [illegible]
[illegible] پریس بریلی میں باہتمام سید انتظام علی مالک و منیجر چھپوا کر شائع کیا